درِ عباسؑ

معجزہ یہ پیاس کا دیکھا درِ عباسؑ پر
سجدہ کرنے آ گیا دریا درِ عباسؑ پر

پیاس اِک لمحے میں بجھ جاتی ہے اُسکی خود بخود
رہ نہیں سکتا کوئی پیاسہ درِ عباسؑ پر

اتنی اونچائی عطا کر دی اِسے عباسؑ نے
خود وفا کرتی ہے اب سجدہ درِ عباسؑ پر

جس ردائے پاک کا ضامن تھا عباسِؑ جری
آج اُس چادر کا ہے سایہ درِ عباسؑ پر

خود سمندر بھی جہاں آتا ہے پانی مانگنے
نصب ہے اِک ایسا مشکیزہ درِ عباسؑ پر

کب یہاں آ کر فقیروں کی صدا خالی گئی
کب رہا خالی کوئی کاسہ درِ عباسؑ پر

یوں درِ عباسؑ پر زنجیر کا ماتم کروں
ہاتھ کٹ کر گر پڑے میرا درِ عباسؑ پر

244 کھل گئے اِک پل میں مجھ پر چودہ معصوموںؑ کے در
مل گیا جنت کا دروازہ درِ عباسؑ پر

کیا خبر کتنی ہے عظمت اِس درِ عباسؑ کی
بانٹتی ہیں نعمتیں زہراؑ درِ عباسؑ پر

میں درِ عباسؑ پر آ کر ہوا اتنا بلند
آسماں لگنے لگا چھوٹا درِ عباسؑ پر

فخر سے اونچا میرا سر اور ہو جائیگا جب
سر جھکائے گا میرا بچہ درِ عباسؑ پر

پاس رکھنا تم ہمیشہ دولتِ عشقِ حسینؑ
نورؔ بس چلتا ہے یہ سکّہ درِ عباسؑ پر